



سوال

(259) عدم علم کی وجہ سے جس عرصہ میں زکوٰۃ ادا نہیں کی؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میں ایک شادی شدہ خاتون ہوں اور میری عمر لگ بھگ اکتالیس سال ہے عرصہ پچیس سال سے میرے پاس ایک سونے کا ٹکڑا ہے جو تجارت کے لیے تیار نہیں کیا بلکہ زیب و زینت کے لیے تیار کیا گیا ہے میں کبھی اس کو بیچ دیتی اور کبھی اس میں اور مال ڈال کر اس سے بہتر خرید لیتی۔ اب میرے پاس کچھ زلور ہے اور میں نے سنا ہے کہ وہ سونا جو زینت کے لیے تیار کیا گیا ہو اس میں زکوٰۃ ہے میں اس مسئلہ میں وضاحت چاہتی ہوں اور جب مجھ پر زکوٰۃ واجب تھی تو اس گزشتہ مدت کا کیا حکم ہے جس میں نے زکوٰۃ ادا نہیں کی؟ معلوم رہے کہ اب جو میرے پاس سونا ہے اس سے گزشتہ سالوں کی زکوٰۃ دینے کی طاقت نہیں رکھتی۔

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

تم پر اسی وقت سے زکوٰۃ واجب ہے جب سے تجھے علم ہوا ہے کہ زلور میں زکوٰۃ واجب ہے لیکن آپ کے علم سے پہلے جو سال گزرے ہیں آپ کے ذمے ان کی زکوٰۃ واجب نہیں ہے کیونکہ شرعی احکام علم کے بعد لازم ہوتے ہیں اور جب زلور نصاب زکوٰۃ یعنی مئیں مثقال جو ساڑھے گیارہ سعودی جنیہ کے مساوی ہے کو پہنچ جائے تو اس میں چالیسواں حصہ ہے پس جب سونے کا زلور اس مقدار یا اس سے زیادہ مقدار تک پہنچ جائے تو اس میں زکوٰۃ ہر ہزار ریال میں سے پچیس ریال ہوگی۔

اور چاندی کا نصاب ایک سو چالیس مثقال ہے اور چاندی کی یہ مقدار پچیس ریال یا اس کے برابر چاندی ہے تو اس میں بھی زکوٰۃ سونے کی طرح چالیسواں حصہ ہے رہا ہیرا اور دوسرے پتھر جب وہ پھننے کے لیے ہوں تو ان میں زکوٰۃ نہیں ہے ہاں اگر وہ تجارت کے لیے ہیں تو جب وہ سونے اور چاندی کی قیمت کے حساب سے زکوٰۃ کے نصاب کو پہنچ جائیں تو ان میں زکوٰۃ واجب ہے (سماحہ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمۃ اللہ علیہ)

هذا ما عندي والله اعلم بالصواب

عورتوں کے لیے صرف

صفحہ نمبر 239



محدث فتویٰ